السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قنوت کے متعلق وضاحت کریں کہ رکوع سے پہلے ہے یا بعد میں، نیز اس میں ہاتھ اٹھائے جائیں یا اٹھائے بغیر بھی قنوت پڑھی جاسکتی ہے جبکہ بخاری شریف میں ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے بھی ہے اور بعد میں بھی کی جاسکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبادات میں قنوت کی دو اقسام ہیں:

(۱) قنوت نازلہ۔ (۲) قنوت وتر۔ ان دونوں کے لوازمات اور خصوصیات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

(۱) قنوت نازلہ سے مراد جو جنگ، مصیبت، وبائی امراض اور غلبہ دشمن کے وقت دوران نماز پڑھی جاتی ہے، ان ہنگامی حالات کے پیش نظر قنوت نازلہ کے مندرجہ ذیل لوازمات ہیں:

(اسے رکوع کے بعد پڑھا جاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر میں رکوع کے بعد کفار پر لعنت کرتے تھے یہ سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رہا۔ (صحیح بخاری، التفسیر: ۴۵۵۹

(دوران جماعت امام سے باآواز بلند پڑھتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ آپ قنوت نازلہ باآواز بلند پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری، التفسیر: ۴۵۶۰

(قنوت نازلہ ہاتھ اٹھا کر پڑھی جاتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھا کر قنوت نازلہ کیا کرتے تھے۔ (مسند امام احمد، ص: ۱۳۷، ج ۳

(مقتدی حضرات قنوت نازلہ کے لئے آمین کہیں۔ (ابوداؤد، الوتر: ۱۴۴۳

(قنوت نازلہ تمام نمازوں میں کی جاسکتی ہے۔ (مسند امام احمد، ص: ۳۰۱ ج ۱

(ہنگامی حالات ختم ہونے پر موقوف کردیا جائے۔ (صحیح مسلم، المساجد: ۱۵۴۲

(۲) قنوت وتر سے مراد وہ دعا ہے جو وتروں کی آخری رکعت میں پڑھی جاتی ہے، اس کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

یہ دعا صرف وتروں میں پڑھی جاتی ہے اگر صرف وتروں سے متعلقہ دعا پڑھنا ہو تو اسے رکوع سے پہلے پڑھا جائے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر ادا کرتے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ (نسائی، قیام اللیل: ۱۷۰۰)

اگر وتر کی دعا کو ہنگامی حالات کے پیش نظر قنوت نازلہ کی شکل دے دی جائے تو اسے رکوع کے بعد پڑھنا چاہیے، جیسا کہ حضرت ابی بن کعبؓ وتروں میں مخالفین اسلام کے خلاف بددعا رکوع کے بعد کرتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ص: ۱۵۶ ج ۱)

(رسول اللہ ﷺ سے صراحت کے ساتھ قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں، البتہ بعض صحابہ کرامؓ کے آثار ملتے ہیں کہ وہ وتروں میں دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ (مختصر قیام اللیل، ص: ۲۳۰ طبع ہند

امام کا باآواز بلند قنوت وتر پڑھنا اور مقتدی حضرات کا آمین کہنا بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، البتہ قنوت نازلہ پر قیاس کیا جائے تو گنجائش نکل سکتی ہے، ہمارے نزدیک اس مسئلہ میں توسیع ہے۔ قنوت وتر ہاتھ اٹھا کر یا ہاتھ اٹھائے بغیر دونوں طرح کی جاسکتی ہے، کسی ایک طریقے پر تشدد اور دوام درست نہیں ہے، البتہ وتروں میں تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ اٹھانا، پھر انہیں باندھ لینا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

سوال کے آخر میں صحیح بخاری کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے بھی ہے اور رکوع کے بعد بھی کی جاسکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے عنوانات انتہائی خاموش اور بہت ٹھوس ہوا کرتے ہیں۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے ابواب وتر میں ایک عنوان بایں الفاظ بیان کیا ہے ''رکوع سے پہلے اور اس سے بعد قنوت کرنا۔'' پھر محمد بن سیرینؒ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت انسؓ سے سوال ہوا کہ آیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کی تھی؟ فرمایا: ہاں! پھر سوال ہوا کہ قنوت رکوع سے پہلے تھی، جواب دیا رکوع کے بعد تھوڑا عرصہ کی تھی۔ (صحیح بخاری، الوتر: ۱۰۰۱)

پھر اس کی مزید وضاحت کے لئے عاصم الاحوال کی روایت پیش فرمائی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے نماز میں قنوت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے ہے، پھر میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص آپ

سے بیان کرتا ہے کہ قنوت رکوع کے بعد ہے آپ نے جواب کے طور پر فرمایا غلط کہتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک ماہ قنوت فرمائی۔ یہ اس وقت ہوا جب مشرکین نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے ستر (قراء کو شہید کردیا تو آپ نے رکوع کے بعد صرف ایک ماہ ان پر بددعا فرمائی۔ (صحیح بخاری، الوتر: ۱۰۰۲

اس روایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہنگامی حالات کے پیش نظر جو دعا کی جائے وہ رکوع کے بعد ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جس قنوت کو رکوع سے پہلے بیان کیا ہے وہ ہنگامی حالات کے پیش نظر نہیں بلکہ وہ قنوت وتر ہے کیونکہ جو (قنوت ہنگامی حالات کے پیش نظر نہیں بلکہ عام حالات میں کی جاتی ہے وہ صرف قنوت وتر ہے، تفصیلی روایت سے امام بخاری رحمہ اللہ کے موقف کی وضاحت ہوتی ہے کہ وہ قنوت وتر رکوع سے پہلے کرنے کے قائل ہیں۔ (واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:179